السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر پیش امام اپنے نابالغ بچے کو اپنے ساتھ دائیں طرف تعلیم کی غرض سے کھڑا کر کے نماز پڑھے تو کیا اس کو دوامام قرار دیا جائے گا اور کیا کرنے سے مقتدی کی نماز میں خلل واقع ہوگا اور کیا امام گنہگار ہوگا۔ عبدالحلیم پٹنہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آں حضرت ﷺ نے اپنی نواسی حضرت امامہ بنت زینب کو فرض نماز پڑھانے کی حالت میں دوش اقدس پر اٹھا رکھا تھا جب رکوع اور سجدہ کے لیے جھکتے تو ان کو دوش مبارک سے زمین پر اتار دیتے۔ (بخاری : کتاب الاذان، اذا حمل جاریة صغیرة علی عنقه فی الصلاة (1/131) مسلم) (کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبیان فی الصلاة (543)1/385) وغیرہ معلوم ہوا کہ امام کے اپنے ساتھ نابالغ بچہ کو کندھے پر اٹھائے رکھنے سے، یا بغرض تعلیم دائیں جانب کھڑا کرنے سے یا کسی بالغ مقتدی کو اپنے پہلو میں کھڑا رکھنے سے مقتدیوں کی نماز میں کوئی خلل نہیں واقع ہوتا اور نہ امام گنہگار ہوتا ہے ان کو دوامام قرار دیا جائے گا۔ ہاں مناسب یہ ہے کہ نابالغ بچوں کو مردوں کی صف کے پیچھے کھڑا کیا جائے۔ ''عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ : «أَلَا أحد ثكم بصلوة النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال : فأقام الصلوة، فصف الرجال، وصف الغلمان خلفهم، ثم صلی فذكر صلوته، ثم قال : هكذا صلوة أمتی،، (مسند احمد : 5/342)، ابوداؤد (كتاب الصلوة، باب مقام الصبيان من الصف (677)1/437-438.

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 231

محدث فتویٰ